پارہ: نمبر 15

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Farzana adeeb
- Mehrab Batool
- Uzma Shakeel
- Sara Bibi
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہٖ الامین فالعاقبۃ للمتقین

اما بعد

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ نمبر پندرہ (۱۵)

آج ہم پندرھواں پارہ کریں گے سورۃ بنی اسرائیل سے۔۔۔

سورۃ بنی اسرائیل میں واقعہ معراج کی بات ہے کہ کس طرح اللہ سبحان و تعالیٰ نے اپنے بندے کو مکہ سے فلسطین کی طرف سفر کرایا وہاں پہ مسجد اقصیٰ سے ساتویں آسمان تک لے جایا گیا جہاں پہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مختلف نشانیاں دکھائیں۔ معراج کے موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات انبیاء علیہ السلام سے ہوئی وہاں پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء علیہ السلام کی امامت کرائی جو اس بات کا سمبل ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم امام المرسلین ہیں تمام رسولوں کے تمام انبیاء کے امام ہیں۔

معراج کے موقع پر ابراہیم علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں کہنا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے وہ ایک چٹیل میدان ہے

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ

کہنا وہاں پہ ایک درخت لگانا ہے۔ اس لیے اذکار کے ذریعے وہاں پہ اپنے لیے زیادہ سے زیادہ درخت اور سرسبز گھر بنوالینا چاہیے۔ یہ جو معراج کے واقعہ ہے یہ خواب نہیں تھا کوئی کشف نہیں تھا بلکہ جسمانی اور روحانی دونوں لحاظ سے یہ

سفر کروایا گیا تھا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات بیت المقدس میں میں نے اپنے قدم اسی جگہ رکھے جہاں پہلے انبیاء نے رکھے تھے پھر وہاں پہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے براق لایا گیا۔

احادیث میں آتا ہے کہ براق کی لگام ڈالی ہوئی تھی اور زین کسی ہوئی تھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ براق نے شوخی کی تو جبرائیل علیہ السلام نے اسے فرمایا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شوخی کر رہا ہے حالانکہ آج تک تجھ پر ان سے زیادہ کوئی بھی ایک معزز سوار یعنی اللہ کی نظر میں جو بہت زیادہ معزز ہو، معزز سوار نہیں ہوا راوی کہتے ہیں اس کے بعد براق کو پسینہ آ گیا۔

معراج کے موقع پہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی وہاں پہ آپ کو پانچ نمازوں کا تحفہ ملا ان پانچ نمازوں کا اجر و ثواب 50 نمازوں کے برابر ہے اور وہیں پہ آپ کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات ملیں اسی طرح آپ کو خوشخبری دی گئی کہ آپ کی امت کی ہر شخص کو بخش دیا جائے گا جو تباہ کن کبیرا گناہوں سے بچے اور سوائے اس کے کہ جو شرک کرے گا شرک کرنے والے کا گناہ معاف نہیں کیا جائے گا۔

معراج کے موقع پر ہی فرشتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علاج کے لیے حجامہ کروانے کا مشورہ دیا یعنی cupping کروانے کا۔ تو جب معراج کا واقعہ مکہ کے دور میں پیش آیا تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تذکرہ کیا تو وہاں پہ جو مشرکین مکہ تھے اور کفار مکہ انہوں نے بہت اس چیز کا مذاق بنایا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

اس کا آغاز کرتے ہیں۔

شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:01

* پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا ایک بندے کو ایک رات مسجد الحرام سے دور کی اس مسجد تک جس کے ماحول کو اس نے برکت دی ہے۔

یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گئے اللہ تعالیٰ۔

* تا کہ اسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے حقیقت میں وہی ہے سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا۔

آیت نمبر:02

* ہم نے اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ذریعہ ہدایت بنایا تھا۔

تو جو تورات وہ بنی اسرائیل کے لیے تھی لیکن قرآن پاک تمام انسانیت کے لیے ہے۔

* اس تاکید کے ساتھ ان کو کتاب دی گئی کہ میرے سوا کسی کو وکیل نہ بنانا۔

آیت نمبر:03

* تم ان لوگوں کی اولاد ہو جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا اور نوح علیہ السلام ایک شکر گزار بندہ تھا۔

تو پھر ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہیے ہر نعمت میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے تاکہ نعمتیں حفاظت میں آ جائیں اور ان میں اضافہ بھی ہو۔

آیت نمبر:04

* پھر ہم نے اپنی کتاب میں بنی اسرائیل کو اس بات پر بھی متنبہ کر دیا کہ تم دو مرتبہ زمین میں فساد عظیم برپا کرو گے اور بڑی سرکشی دکھاؤ گے۔

آیت نمبر:05

* آخر کار جب ان میں سے پہلی سرکشی کا موقع پیش آیا تو اس وقت ہم نے کہا اے بنی اسرائیل ہم نے تمہارے مقابلے پر اپنے ایسے بندے اتارے جو نہایت زور آور تھے اور وہ تمہارے ملک میں ہر طرف گھس کر آ گئے ہیں۔

کیونکہ انبیاء علیہ السلام کو جب ناحق قتل کیا ان کے اوپر مختلف الزامات لگائے تو ان جرائم کی پاداش میں پھر بنی اسرائیل کو یہ سزا ملی کہ ان کے اوپر ظالم قوموں نے حملہ کیا۔

* یہ ایک وعدہ تھا جس سے پورا ہو کر ہی رہنا تھا۔

آیت نمبر:06

* اس کے بعد ہم نے تمہیں ان پر غلبے کا موقع دیا اور تمہیں مال اور اولاد سے مدد دی اور تمہاری تعداد پہلے سے بڑھا دی۔

توجب کوئی انسان کوئی قوم اپنی اصلاح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر عذاب ہٹا دیتے ہیں

آیت نمبر:07

* دیکھو تم نے بھلائی کی تو وہ تمہارے اپنے ہی لیے بھلائی تھی اور برائی کی تو وہ تمہاری اپنی ذات کے لیے برائی ثابت ہوئی، تو پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے دوسرے دشمنوں کو تم پر مسلط کیا تاکہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور مسجد بیت المقدس میں اسی طرح گھس جائیں جس طرح پہلے دشمن گھسے تھے اور جس چیز پر ان کا ہاتھ پڑے اسے تباہ کر کے رکھ دیں۔

آیت نمبر:08

* ہو سکتا ہے کہ اب تمہارا رب تم پر رحم کرے لیکن اگر تم نے اپنی سابقہ روش کو دوبارہ کیا تو ہم بھی اسی سزا کا اعادہ کریں گے اور کافر لوگ نعمت پا لینے کے بعد جب کفر کرتے ہیں تو ان کے لیے جہنم کو قید خانہ بنا رکھا ہے۔

تو یہاں سے ایک بات سمجھ آ رہی ہے کہ اگر اللہ کی اطاعت کریں گے تو اللہ کی طرف سے بھلائی نازل ہو گی اور اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کے لیے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں بھی عذاب ہے اور آخرت سے پہلے ہی دنیا میں ان کے اوپر دشمنوں کو اور جنگ کو مسلط کر دیا جائے گا۔ اگر انسان سرکشی کرتا ہے تو دنیا میں بھی وہ عذاب سے دوچار ہو گا۔

آیت نمبر:09

* حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔

تو اگر ہدایت چاہیے دنیا میں کامیابی چاہیے تو قرآن پاک پہ چلنا ہو گا اور یہاں پہ قرآن پاک کی آمد کا مقصد بھی بتایا جا رہا ہے کہ قرآن پاک سیدھا راستہ دکھاتا ہے اس لیے قرآن پاک کو لازم پکڑو۔

قرآن کے ذریعے ہی حکمت نصیب ہوتی ہے عقل میں تیزی آتی ہے اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی کتابوں میں سب سے زیادہ جدید کتاب ہے یہ قرآن دل کی دنیا تبدیل کر دیتی ہے اگر انسان اس کو کھلے دل سے پڑھے۔

* حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں خوشخبری دے دو کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

آیت نمبر:10

* اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں یہ خبر دے دو کہ ہم نے ان کے لیے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

آیت نمبر:11

* انسان شر اس طرح مانگتا ہے جس طرح خیر مانگنی چاہیئے۔

تو بعض دفعہ انسان اپنے لیے شر کی دعائیں کرنے لگتا ہے کبھی غصے میں کبھی بیزاری میں خود کو بد دعائیں دینے لگتا ہے کبھی اولاد کو بد دعا دے دیتا ہے تو یہ بہت غلط بات ہے غصے کو کنٹرول کرنا چاہیئے اور غلط اور بری بد دعائیں نہیں دینی چاہییں کیونکہ بعض دفعہ کوئی دعا کی قبولیت کا وقت بھی ہو سکتا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* اگر باپ اپنے بیٹے کو بد دعا دے تو اس کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے۔

اس لیے والدین کو تو بہت زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ان کی مانگی ہوئی دعا قبول ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* اپنے لیے خیر کی ہی دعا کیا کرو بے شک فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔

تو اس لیے اچھی اچھی دعائیں اچھی چیزیں اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے اور ہر دعا کے ساتھ عافیت کہ جس چیز میں ہمارے لیے عافیت ہے وہ عطا ہو۔

* انسان شر اس طرح مانگتا ہے جس طرح خیر مانگنی چاہیے بیشک انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔

آیت نمبر:12

* دیکھو ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے رات کی نشانی کو ہم نے بے نور بنایا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور ماہ و سال کا حساب معلوم کر سکو اس طرح ہم نے ہر چیز کو الگ الگ تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

اور ان نشانیوں اور نعمتوں کو محسوس کر کے اللہ کا شکر ضرور ادا کرنا چاہیئے۔

آیت نمبر:13

* ہر انسان کا شگون ہم نے اس کے اپنے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے روز ہم ایک نوشتہ اس کے لیے نکالیں گے۔

یعنی اس کا نام اعمال جس سے وہ کھلی کتاب کی طرح پائے گا ہر لکھی ہوئی چیز اس میں ہو گی ہر شے اس میں لکھی ہوئی ہو گی وہ نامہ اعمال اس کو دے کے کہا جائے گا۔

آیت نمبر:14

* پڑھ اپنا نامہ اعمال آج اپنا حساب لگانے کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔

تو جب نامہ اعمال سامنے ہو انسان اپنا رزلٹ خود بھی تیار کر سکتا ہے اس کو خود پتہ ہو تا ہے کہ اب اس کا انجام کیا ہو گا ابھی ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم اس دماغ اعمال میں اچھی اچھی چیزیں درج کروا سکیں اصلاح کر سکیں اس لیے اور سب سے زیادہ کیا چیز ضروری ہے کثرتِ استغفار کہ جس کے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت ہو گی وہ خوش نصیب

لوگوں میں سے ہوگا اور نامہ اعمال ہے کہ ایسی کتاب ہے کہ جس میں چھوٹی بڑی ہر بات درج ہوگی جس کو دیکھ کے انسان خود حیران ہو جائے گا کہ یہ کیسی کتاب ہے جس نے نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑی نہ کوئی بڑی بات چھوڑی۔

آیت نمبر:15

* جو کوئی ہدایت کو اختیار کرے (یعنی قرآن کا راستہ اختیار کرے) تو اس کی یہ ہدایت اس کی اپنے لیے ہی مفید ہے اور جو گمراہ ہوا اس کی گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا (نقصان وہ خود ہی اٹھائے گا) کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا (ہر ایک کو اپنے کیے کا بدلہ ملے گا) اور ہم عذاب دینے والے نہیں جب تک لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لیے ایک پیغمبر نہ بھیج دیں۔

آیت نمبر:16

* جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں تب عذاب کا فیصلہ اس بستی پر چسپاں ہو جاتا ہے اور ہم اسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔

تو پہلے پیغمبر آتے ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں پھر اگر قوم نافرمانی کرے تو پھر عذاب آ کے رہتا ہے۔

آیت نمبر:17

* دیکھ لو کتنی ہی نسلیں ہیں جو نوح علیہ السلام کے بعد ہمارے حکم سے ہلاک ہوئیں تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

آیت نمبر:18

* جو کہ آجلہ کا خواہش مند ہو (جو کوئی دنیا کا خواہش مند ہو) اسے ہم اسی دنیا میں دے دیتے ہیں۔

جس کی جو خواہش کرے گا جو کوشش کرے گا اس کو وہی کچھ ملے گا۔

* جو کچھ بھی جسے دینا چاہیں اس کو ہم اسی دنیا میں دے دیتے ہیں پھر اس کے لیے جہنم لکھ دیتے ہیں جس سے وہ تاپے گا ملامت زدہ اور رحمت سے محروم ہو جائے گا۔

آیت نمبر:19

* اور جو آخرت کا خواہش مند ہے وہ اس آخرت کے لیے کوشش کرے گا جیسے کہ اسے کوشش کرنی چاہیے۔

تو ارادے اور خواہش کے ساتھ کوشش بھی ہونی چاہیے جنت کے لیے۔

* اور اگر وہ مومن ہو یعنی ایمان والا ہو (ایمان شرط ہے نیکی کے ساتھ) تو ایسے ہر شخص کی کوشش مشکور ہو گی۔

آیت نمبر:20

* ان کو بھی اور ان کو بھی دونوں فریقوں کو ہم دنیا میں سامان زیست دیئے جا رہے ہیں۔

تو جو دنیا چاہتا ہے اور جو آخرت چاہتا ہے دونوں کو ہی دنیا ملتی ہے لیکن آخرت صرف اس کے لیے جو آخرت کی کوشش کرے گا۔

-یہ تیرے رب کا عطیہ ہے اور تیرے رب کی عطا کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔

تو جب سب کچھ اللہ کی ذات دینے والی ہے پھر اللہ کی عطا میں حسد نہیں کرنا چاہیے کہ فلاں نعمت اللہ تعالیٰ نے مجھے کیوں نہیں دی اس کو کیوں دے دی اور حسد سے تو ویسے ہی بہت مسائل بنتے ہیں لڑائی جھگڑے رشتوں سے انسان دور ہو جاتا ہے حق سے دوری ہو جاتی ہے اللہ کی ناشکری کرنے لگتے ہیں تو اس سب چیزوں سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اللہ کی رضا میں راضی رہے اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے دے دی ہیں ان کے اوپر شکر ادا کرے۔

آیت نمبر:21

* مگر دیکھ لو دنیا ہی میں ہم نے ایک گروہ کو دوسرے پر کیسی فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت میں اس کے درجے اور بھی زیادہ ہوں گے۔

آخرت میں درجے زیادہ ہوں گے اور اس کی فضیلت اور بھی زیادہ بڑھ چڑھ کے ہو گی۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ

* جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان زمین اور آسمان جتنا فاصلہ ہے۔

اور جو جنت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے سب سے اعلیٰ درجہ وہ جنت الفردوس ہے اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* جب بھی تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔

* تو آخرت میں اس کے درجے اور بھی زیادہ ہیں اور اس کی فضیلت اور بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر ہو گی۔

آیت نمبر:22

* تو اللہ کے ساتھ دوسرا کوئی معبود نہ بناورنہ ملامت زدہ اور بے یار و مدد گار بیٹھارہ جائیگا۔

آیت نمبر:23

* تیرے رب نے فیصلہ کر دیا کہ تم لوگ کسی کی بندگی نہ کرو مگر صرف اللہ کی، اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو۔

آیت نمبر:24

* اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو۔

یہاں پہ خصوصاً والدین کے ساتھ احسان کا حکم ہے اور اس میں خاص طور پر جب وہ بڑھاپے کی طرف ہو جائیں جب بوڑھے ہو جائیں تو ان کے ساتھ بہت زیادہ نرمی کرو۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* اس شخص کی ناک خاک آلود ہو اس کی ناک خاک آلود ہو اس کی ناک خاک آلود ہو کہ جو والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بوڑھاپائے اور پھر جنت میں نہ جائے۔

یعنی والدین کا جو بڑھاپا ہے وہ ایک طرح سے جنت کا ٹکٹ ہے انسان والدین کی بڑھاپے میں خدمت کر کے جنت حاصل کر سکتا ہے۔

والدین کو رلانا تنگ کرنا اذیت دینا بہت زیادہ بڑا گناہ ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* تین طرح کے آدمی جنت میں کبھی داخل نہ ہوں گے اور نہ ہی قیامت کے دن اللہ ان کی طرف نظر کرے گا ان میں سے ایک والدین کا نافرمان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے بزرگوں پر ہمارے بوڑھوں پر ہمارے بڑوں پر رحم نہ کرے۔

آپ نے فرمایا:

* والدین کی طرف مسکرا کر دیکھنے کا ثواب مقبول حج کے برابر ہے۔

پھر انسان والدین سے اپنا رزق بچاتا ہے روپیہ پیسہ بچاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کے ہو۔

یعنی انسان کا جو کچھ ہے اس کے اوپر والدین کا مکمل حق ہے اور والدین پہ کھلے دل سے صدقہ کرنا چاہیئے اور والدین میں سے بھی ماں زیادہ مستحق ہے حسن سلوک کی۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ۔

اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی حرام کی ہے۔

پھر اس آیت میں آ رہا ہے کہ

* والدین کو اف تک نہ کہو۔

اگر اف نہیں کہہ سکتے تو لمبے چوڑے لڑائی جھگڑے کا معاملہ کیسے ہو سکتا ہے اس لیے اس معاملے میں بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہیے۔

* والدین کے سامنے نرمی اور رحم کے ساتھ جھک کے رہو اور دعا کیا کرو اے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت اور شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا۔

آیت نمبر:25

* تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لیے درگزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر ڈرتے ہوئے رب کی بندگی کی طرف پلٹ آتے ہیں۔

آیت نمبر:26

* رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکین و مسافروں کو بھی اور فضول خرچی نہ کرو۔

آیت نمبر:27

* فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔

تو فضول خرچی نہیں کرنی چاہیے مال کو خواہشات پہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا فضول خرچی ہے جو انسان کی ضروریات ہیں ان پہ تو جتنا چاہے خرچ کیا جا سکتا ہے لیکن خواہشات پہ ناحق نہیں خرچ کرنا چاہیے ریاکاری سے بچنا چاہیے

کپڑوں کے اوپر اور زیب و آرائش بھی اور گھر کی ڈیکوریشن پہ بہت extra خرچ کر دینا یہ صرف ریاکاری ہے فضول خرچی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* تین چیزیں اللہ کو سخت ناپسند ہیں ان میں سے ایک مال کو ضائع کرنا ہے۔

آیت نمبر:28

* اگر ان سے حاجت مند اور رشتہ داروں مسکینوں مسافروں سے تمہیں کترانا ہو اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو تو انہیں نرمی سے جواب دو۔

یعنی جب کبھی ان کو مدد کی ضرورت ہو تو مدد نہ کر سکو تو ان کے ساتھ نرمی سے معاملہ کرو۔

آیت نمبر:29

* نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو نہ اسے بالکل کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔

نہ بہت فضول خرچی کرو نہ کنجوسی کرو بلکہ اعتدال کا رستہ اختیار کرو۔

آیت نمبر:30

* آپ کا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے خوب باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔

آیت نمبر:31

* اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی درحقیقت ان کا قتل ایک بہت بڑی خطا ہے۔

تو پہلے والدین کے حقوق کی بات ہوئی اور اب اولاد کے حقوق کی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔

آیت نمبر:32

* زنا کے قریب نہ پھٹکو یہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ ہے۔

آیت نمبر:33

* کسی جان کو قتل نہ کرو مگر جسے اللہ نے حرام کیا ہو (اسے قتل نہ کرو) مگر جس کے اوپر قتل حق کے ساتھ ہے (یعنی قصاص وغیرہ) اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے پس چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے اس کی مدد کی جائے گی۔

یعنی ولی کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے لے چاہے معاف کر دے اور چاہے خون بہا لے لے۔

آیت نمبر:34

* مال یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنے وعدوں کی پابندی کرو بے شک وعدوں کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنا ہو گی۔

تو سوچ سمجھ کے وعدے کرنے چاہئیں جو انسان پورے بھی کر سکے۔

آیت نمبر:35

* پیمانے سے دو تو پورا بھر کے دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو یہ اچھا طریقہ ہے اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے۔

احسان کیا ہے؟ کہ جب ناپ کے دینا ہو تو انسان اضافی دے زیادہ دے اور جب خود خرید تا ہو تو حق سے تھوڑا کم لینا بہتر ہے اس سے رزق میں بھی برکت پیدا ہوتی ہے۔

آیت نمبر:36

* کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ کان اور دل سبھی کی باز پرس ہو گی۔

ان سب نعمتوں کا سوال ہو گا دوسروں کی ٹوہ نہ لگاؤ وہم نہ کرو ہر سنی سنائی بات پہ یقین نہ کرو دل کے بعض خیالات گناہ ہوتے ہیں اس لیے برے گمان کو دل میں جگہ نہیں دینی چاہیے اور کانوں کا حق ادا کرنا چاہیے ہر سنی سنائی بات پہ یقین نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان نعمتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سوال پوچھیں گے، ان کا اللہ کے رستے پہ درست استعمال ہونا چاہیے۔

کان کا حق کیا ہے؟ ایک انسان صرف حق بات سنے آنکھ کا حق یہ ہے کہ علم انسان اس کو زنا سے اور بدکاری سے بچائے اور دل کا حق کیا ہے؟ کہ انسان دل میں اچھے خیالات لائے اور جو وہم اور بے حیائی اور برے شیطانی خیالات ہیں ان کو دل میں جگہ نہ دے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

آیت نمبر:37

* زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔

تو زمین میں عاجزی سے چلو جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے متکبر چال چلتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اسے ناراض ہو گا ویسے بھی اللہ کے جو بندے ہیں عباد الرحمن اس زمین میں نرم چال چلتے ہیں عاجزی والی چال۔

* زمین میں اکڑ کر نہ چلو نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

آیت نمبر:38

* ان امور میں سے ہر ایک کا برا پہلو تیرے رب کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔

آیت نمبر:39

* یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے تجھ پر وحی کر دیں اور دیکھو اللہ کے ساتھ دوسرے کسی معبود کو شریک نہ بناؤ ورنہ تم جہنم میں ڈال دیے جاؤ گے ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم کر کے۔

بے شک جو شرک ہے وہ ظلم عظیم ہے۔

آیت نمبر:40

* کیسی عجیب بات ہے کہ تمہارے رب نے تمہیں تو بیٹوں سے نوازا اور خود اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا بڑی جھوٹی بات ہے جو تم لوگ اپنی زبان سے نکالتے ہو۔

کفار مکہ کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

آیت نمبر:41

* ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے لوگوں کو سمجھایا کہ ہوش میں آئیں مگر وہ حق سے اور زیادہ دور ہی بھاگے جا رہے ہیں۔

آیت نمبر:42

* اے محمد ﷺ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر اللہ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو وہ مالک عرش کے مقام تک پہنچنے کی ضرور کوشش کرتے

آیت نمبر:43

* پاک ہے وہ اللہ اور بولو بہت بلند ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں

آیت نمبر:44

* اس کی پاکی تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں بیان کر رہی ہیں جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ بیان کر رہی ہو مگر تم اس کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو وہ بڑا ہی بردبار اور درگزر کرنے والا ہے۔

تو کائنات کی ہر شے اپنے انداز میں اپنے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے اللہ کی عبادت کر رہی ہے

* رسول پاک ﷺ کے زمانے میں صحابہ کرام نے کھانے کی تسبیح سنی آپ ﷺ نے ان کو سنائی

* اسی طرح ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ نے مٹھی میں کنکریاں لے کے تو ان کی تسبیح سنوائی

تو زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ کی حمد و ثنا بیان کر رہی ہے اگر بندہ نہ بیان کرے تو اللہ کو تو کوئی فرق نہیں پڑنا وہ بندہ خود ہی ملامت زدہ ہو گا اور وہ اپنا نقصان خود کرے گا اسی لیے اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، گھر کے کام کاج کرتے ہوئے ہر لمحہ جب تک ممکن ہو اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہنا چاہیے

* رسول پاک ﷺ نے فرمایا دو کلمات جو زبان پہ بہت ہلکے ہیں رحمٰن کو بہت عزیز ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کو اور وہ میزان میں بہت بھاری ہیں

سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم

(صحیح البخاری حدیث:6406)

تو اذکار کی کثرت کرنی چاہیے

آیت نمبر:45

* جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور آخرت پر ایمان لانے والوں کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیتے ہیں

آیت نمبر:46

* اور ان کے دلوں پر ایسا غلاف چڑھا دیتے ہیں کہ وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے اور ان کے کانوں میں بوجھ پڑا ہوا ہے

توجو قرآن کو سمجھنا نہیں چاہتا اس پہ عمل نہیں کرنا چاہتا اس کے دلوں کانوں پہ بوجھ ہی پڑ جاتا ہے

* اور جب تم قرآن میں اپنے ایک ہی رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ نفرت سے منہ موڑ لیتے ہیں

آیت نمبر:47

* ہمیں معلوم ہے کہ جب وہ کان لگا کر تمہاری بات سنتے ہیں تو دراصل کیا سنتے ہیں اور جب بیٹھ کر باہم سرگوشیاں کرتے ہیں تو کیا کہتے ہیں یہ ظالم آپس میں کہتے ہیں کہ یہ تو ایک سحر زدہ آدمی ہے جس کے پیچھے تم لوگ جا رہے ہو

خود بھی حق سے دور ہیں دوسروں کو بھی بھڑکاتے ہیں

آیت نمبر:48

* دیکھو کیسی باتیں ہیں جو یہ لوگ تم پر کر رہے ہیں انہیں راستہ ہی نہیں ملتا

آیت نمبر:49

* وہ کہتے ہیں جب ہم صرف ہڈیاں اور خاک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے۔

قیامت سے انکاری ہیں

آیت نمبر:50

* ان سے کہو تم پتھر کی ہو جاؤ یا لوہے کے

آیت نمبر:51

* یا اس سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز جو تمہارے ذہن میں ہو تو بھی تم ضرور دوبارہ پیدا کر کے اُٹھائے جاؤ گے وہ ضرور پوچھیں گے کون ہے وہ جو ہمیں زندگی کی طرف پلٹا کر لائے گا جواب میں کہو وہی جس نے پہلی دفعہ تم کو پیدا کیا وہ سر ہلا ہلا کر پوچھیں گے اچھا تو یہ کب ہو گا تم کہو کیا عجب وہ وقت قریب ہی آ لگا ہو

تو قیامت کی تو بہت سی نشانیاں پوری ہوئے چلے جا رہی ہیں

آیت نمبر:52

* جس روز وہ تمہیں پکارے گا تو تم اس کی حمد بیان کرتے ہوئے اس کی پکار کے جواب میں نکل آؤ گے اور تمہارا گمان اس وقت یہ ہو گا کہ ہم بس تھوڑی دیر اس حالت میں پڑے رہے

انسان کو لگے گا کہ دنیا میں بہت تھوڑا وقت رہا ہے ایک جو حساب کتاب کا ماہر شخص ہو گا وہ کہے گا کہ دن کا ایک حصہ زندگی میں گزار کے آئے ہیں یعنی صرف چند گھڑیاں

آیت نمبر:53

* اے محمد ﷺ میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ زبان سے وہ بات نکالا کرو جو بہترین ہو دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانا چاہتا ہے

تو زبان کا استعمال اچھے طریقے سے کرنا چاہیے صرف بھلی بات ہی نکالنی چاہیے رسول پاک ﷺ نے فرمایا بے شک سلام کرنا اور اچھا کلام کرنا ایسی چیزیں ہیں ایسے کلمات ہیں کہ جو اللہ کی بخشش کو لازم کرتے ہیں

* آپ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ کون سی چیز جنت کو لازم کرتی ہے آپ نے فرمایا عمدہ کلام یعنی اچھی بات اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑ لو

(سلسلہ احادیث صحیحہ ترقیم البانی:1939)

* حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

آیت نمبر:54

* تمہارا رب تمہارے حال سے زیادہ واقف ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور چاہے تو تمہیں عذاب دے دے اور اے نبی ﷺ ہم نے تم کو لوگوں پر حوالدار بنا کر نہیں بھیجا

آیت نمبر:55

* تیرا رب زمین اور آسمانوں کی مخلوقات کو زیادہ جانتا ہے ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض سے بڑھ کر مرتبے دیے اور ہم نے ہی داوٗد علیہ السلام کو زبور دی تھی

آیت نمبر:56

* ان سے کہو پکار دیکھو اپنے معبودوں کو جن کو تم خدا کے سوا سمجھتے ہو کہ وہ کسی تکلیف کو تم سے ہٹا سکتے ہیں نا بدل سکتے ہیں

آیت نمبر:57

* جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور صحیح حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں اور کون اس کے قریب تر ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں ڈرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق

آیت نمبر:58

* اور کوئی بستی ایسی نہیں جیسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں یا سخت عذاب نہ دیں یہ تو اللہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے

آیت نمبر:59

* اور ہم کو نشانیاں بھیجنے سے نہیں روکا مگر اس بات نے کہ ان سے پہلے کہ لوگ ان کو جھٹلا چکے ہیں ثمود کو ہم نے اعلانیہ اونٹنی لاکر دی مگر انہوں نے اس پر ظلم کیا ہم نشانیاں اسی لیے تو بھیجتے ہیں کہ لوگ انہیں دیکھ کر ڈریں

آیت نمبر:60

* یاد کرواے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہم نے تم سے کہہ دیا تھا کہ تیرے رب نے ان لوگوں کو گھیر رکھا ہے اور یہ جو کچھ ابھی ہم نے تمہیں دکھایا ہے اس کو اور اس درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے

یعنی زقوم کے درخت دوزخی درخت

* ہم نے ان لوگوں کے لیے بس ایک فتنہ بنا کر رکھ دیا ہم انہیں ڈراوے دیے جارہے ہیں مگر ہر ڈراوا ان کی سرکشی ہی میں اضافہ کیے جاتا ہے

آیت نمبر:61

* اور یاد کرو جبکہ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا اس نے کہا میں اس کا سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے

آیت نمبر:62

* پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو مجھے تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی

آیت نمبر:63

* اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کو اپنا بنالوں گا۔

اس کی نسل میں سے اپنا حصہ نکالوں گا تو آج ہم دیکھتے ہیں کہ بچے والدین کی بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہے سنتے ہی نہیں ہیں کوئی بھی ان کو نماز کا بولو یا حق کی طرف بلاؤ تو بہت ضرورت اس بات کے کہ بچوں کی تربیت قرآن اور سنت کے مطابق کی جائے تاکہ ہم اپنی اولاد کو شیطان کے رستے سے بچا سکیں

* رسول پاک ﷺ نے فرمایا بچے کے پیدا ہوتے ہی شیطان اس کی کھوکھ میں کچوکے لگاتا ہے پھر اگر وہاں پہ اللہ کا ذکر کیا جائے تو شیطان وہاں سے چلا جاتا ہے اور اگر اللہ کا ذکر نہ کیا جائے تو پیدا ہوتے بچے کے دل پہ شیطان جم جاتا ہے یہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

(صحیح البخاری حدیث:4548)

تو شیطان کے شر سے بچنے کا ایک ہی حل ہے قرآن پاک، اللہ تعالیٰ کا ذکر

* وہ کہنے لگا کہ میں ان کی نسل میں سے اپنا حصہ نکالوں گا بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے

آیت نمبر:64

* اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا تو جا ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے تجھ سمیت ان سب کے لیے جہنم ہی جزا ہے

آیت نمبر:65

* تو جس جس کو اپنی دعوت سے اپنی آواز سے پھسلا سکتا ہے پھسلا لے

شیطان کی آواز کیا ہے میوزک، بانسری، باجے،

* تو جس جس کو اپنی دعوت آواز سے پھسلا سکتا ہے اسے پھسلا لے ان پر اپنے سوار و پیادے چڑھا لے مال اور اولاد میں ان کا شریک ہو جا

حرام راستے سے مال کمانا اور حرام راستے میں مال خرچ کرنا شیطان کو شریک بنانا ہے اور ان کو وعدوں کے جال میں پھنسا اور شیطان کے وعدے تو ایک دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں

* یقیناً میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا

تو ہم نے اپنے اپ کو اللہ کا بندہ بنانا ہے شیطان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا کرنی چاہیے

آیت نمبر:66

* اور توکل کے لیے تیرا رب کافی ہے اور تمہارا رب تو وہ ہے جو سمندر میں کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہارے حال پر نہایت مہربان ہے

آیت نمبر:67

* جب سمندر میں تم کو کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کے سوا جن جن کو تم پکارا کرتے ہو وہ سب تم سے گم ہو جاتے ہیں مگر جب وہ تم کو بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے منہ موڑ جاتے ہو

انسان واقعی بڑا ناشکرا ہے تو جب منزل پر پہنچے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے

آیت نمبر:68

* اچھا تو کیا تم اس بات سے بالکل بے خوف ہو گئے کہ خدا کبھی خشکی پر ہی تم کو زمین میں دھنسا دے یا تم پہ پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیج دے اور اس سے بچانے والا کوئی حمایتی تم نہ پاؤ گے

آیت نمبر:69

* اور کیا تمہیں اس کا کوئی اندیشہ نہیں کہ خدا پھر کسی وقت سمندر میں تم کو لے جائے اور تمہاری ناشکری کے بدلے تم پر سخت طوفانی ہوا بھیج کر تمہیں غرق کر دے

تو انسان کیا کرتا ہے؟ مشکل میں اللہ کو پکارتا ہے جیسے ہی مشکل ٹلتی ہے پھر اللہ کو بھول جاتا ہے یہ نہیں سوچتا کہ اللہ دوبارہ بھی وہی مصیبت وہی مشکل بھیج سکتا ہے تم کو ایسا کوئی نہ ملے گا جو اس سے تمہارے اس انجام کی پوچھ گچھ کر سکے

آیت نمبر:70

* یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی تمام انسانوں کو زمین والوں پر فضیلت دی یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور انہیں خشکی اور تری میں سواریاں عطا کی اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی

آیت نمبر:71

* پھر خیال کرو اس دن کا جب کہ ہم ہر انسانی گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے اس وقت جن لوگوں کو ان کا نام ہے اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اپنا کارنامہ پڑھیں گے اور ان پر ذرابرابر ظلم نہیں ہو گا

آیت نمبر:72

* یہی کامیاب لوگ ہوں گے اور جو اس دنیا میں اندھا بند کر رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی بن کر رہے گا۔

جو اللہ کی نشانیوں کو نہیں پہچانتا ان کو نہیں دیکھتا وہ قیامت کے دن اندھا ہی اٹھے گا بلکہ راستہ پانے میں اندھے سے بھی زیادہ ناکام۔

آیت نمبر:73

* اے محمد ﷺ ان لوگوں نے اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی کہ تمہیں فتنے میں ڈال کر اس وحی سے پھیر دیں جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑو اگر تم ایسا کرو تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنالیں گے

آیت نمبر:74

* اور بعید نہ تھا کہ ہم تمہیں مضبوط اگر نہ رکھتے تو تم ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک ہی جاتے

تو ایمان نے ثابت قدمی اللہ کی طرف سے ملتی ہے اللہ سے استقامت کی دعا کرتے رہنا چاہیے ہر لمحے۔

آیت نمبر:75

* لیکن اگر تم ایسا کرتے تو ہم تمہیں دنیا میں بھی دوہرہ مزہ چکھاتے اور آخرت میں بھی پھر ہمارے مقابلے میں تم کوئی مدد گار نہ پاتے۔

آیت نمبر:76

* اور یہ لوگ اس بات پر بھی تلے رہے ہیں کہ تمہارے قدم اس سرزمین سے اکھاڑ دیں اور تمہیں یہاں سے یعنی مکہ سے نکال باہر کریں لیکن اگر یہ ایسا کریں گے تو تمہارے بعد یہ خود بھی وہاں کچھ زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکیں گے۔

تو جو دوسروں کا برا چاہتے ہیں اس کا اپنا بھی ایک دن برا ہو کے رہتا ہے جو دوسروں کو دربدر کرے گا ایک دن وہ خود بھی دربدر ہو گا

آیت نمبر:77

* یہ ہمارا مستقل طریقہ کار ہے جو ان سب رسولوں کے معاملے میں ہم نے برتا ہے جنہیں تم سے پہلے ہم نے بھیجا تھا اور ہمارے طریقے میں تم کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے

آیت نمبر:78

* نماز قائم کرو زوالِ آفتاب سے لے کے رات کے اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التظام کرو

* فجر کی نماز میں تلاوت لمبی کرو رسول ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الف لام میم سجدہ اور سورت دہر کی تلاوت کیا کرتے ہیں سورہ دہر کی تلاوت کرتے تھے

(صحیح المسلم حدیث:879)

* اور فجر کے قرآن کا بھی التظام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے

وہ گواہی دیا جائے گا فجر کے وقت فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں جو رات اور دن کے فرشتے ہیں وہ فجر کے اوقات میں اکٹھے ہو رہے ہوتے ہیں

آیت نمبر:79

* اور رات کو تہجد پڑھو

تہجد قیام اللیل رات کی جو بھی نماز عشاء کی نماز سے لے کے فجر کی نماز کے درمیان جو نماز ہے اس کو تہجد بھی کہا جاتا ہے قیام اللیل بھی کہہ سکتے ہیں یہ رسول پاک ﷺ کے لیے فرض تھی لیکن اُمت کے لیے نفل ہے

* اور رات کو تہجد پڑھو یہ تمہارے لیے اضافی ہے بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کر دے۔

* مقام محمود کے لیے رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان کے بعد یہ مقام محمود کی دعا میرے لیے کرے گا تو ایسے بندے کی شفاعت رسول پاک ﷺ قیامت کے دن لازم لازم کریں گے

(صحیح البخاری حدیث:614)

تو آپ کی شفاعت حاصل کرنے کا آسان سانسخہ ہے کہ جب اذان ہو اس کے بعد درود پاک پڑھیں اور جو مسنون دعا ہے جس نے وسیلے کی مقام محمود کی دعا مانگی جاتی ہے رسول پاک ﷺ کے لیے وہ پڑھنی چاہیے تاکہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت ہمیں نصیب ہو

آیت نمبر:80

* اور دعا کرو کہ اے اللہ مجھ کو جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لے جا جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال

کیونکہ سچائی جنت کاراستہ ہے اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو میر امد دگار بنادے

آیت نمبر:81

* اور اعلان کر دو کہ حق آگیااور باطل مٹ گیاباطل تو مٹنے ہی والا ہے

آیت نمبر:82

* ہم اس کو قرآن کی سلسلے تنزیل میں جو کچھ نازل کر رہے ہیں وہ ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے قرآن پاک جو اس پہ ایمان رکھتے ہیں ان کے لیے شفا ہے ان کے لیے رحمت ہے مگر ظالموں کے لیے خسارے کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا

اور یہ جو قرآن پاک ہے یہ دنیا میں بھی رحمت ہے قبر میں بھی رحمت بنے گا قبر میں عذاب کے فرشتوں سے بچائے گا عذاب قبر سے بچالے گا اور پھر قیامت کے دن بھی یہ رحمت بننے گا وہاں پہ بھی شفاعت کرے گا

* لیکن ظالموں کے لیے یہ خسارے کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا

آیت نمبر:83

* انسان کا حال یہ ہے کہ جب ہم اسے نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ اعراض برتتا ہے پیٹھ موڑ لیتا ہے اور جب اسے ذرا مصیبت سے دوچار کرتے ہیں تو مایوس ہونے لگتا ہے

آیت نمبر:84

* اے نبی ﷺ ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ ہر ایک اپنے طریقے پر عمل کر رہا ہے اب یہ تمہارا رب ھی بہتر جانتا ہے کہ سیدھے راستے پر کون ہے

آیت نمبر:85

* یہ لوگ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہو یہ روح میرے رب کے حکم سے آتی ہے مگر تم لوگوں کو علم سے بہت تھوڑا دیا گیا

تو روح کا علم نہیں دیا گیا بس اتنی بات معلوم ہے جب روح آتی ہے تو زندگی ہوتی ہے اور جب روح چلی جائے گی تو زندگی ختم ہو جائے گی

آیت نمبر:86

اے محمد ﷺ ہم چاہیں تو وہ سب کچھ آپ سے چھین لیں جو ہم نے وحی کے ذریعے آپ کو عطا کیا ہے پھر آپ ہمارے مقابلے میں کوئی حمائتی نہ پائیں گے جو اس سے واپس دے سکے

آیت نمبر:87

• یہ تو جو کچھ آپ کو ملا ہے اپ کے رب کی رحمت سے ملنا ہے حقیقت یہ ہے کہ آپ کے رب کا فضل بہت ہی زیادہ ہے آپ پر

آیت نمبر:88

* کہہ دیجیے اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لا سکیں گے چاہے وہ سب ایک دوسرے کی مددگار ہی کیوں نہ ہوں

آیت نمبر:89

* ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو ہر طریقے سے سمجھایا مگر اکثر لوگ انکار پر ہی جمے رہے

آیت نمبر:90

* اور اُنہوں نے کہا ہم تیری بات نہیں مانیں گے جب تک تو ہمارے لیے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ نہ جاری کر دے

آیت نمبر:91

* یا تیرے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور تو اس میں نہریں جاری کر دے

آیت نمبر:92

* یا تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اوپر گرا دے جیسا کہ تیرا دعوی ہے یا خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آئے

آیت نمبر:93

* یا تیرے لیے سونے کا ایک گھر بن جائے

کیسی عجیب عجیب باتیں کر رہے ہیں

* یا تیرے لیے سونے کا ایک گھر بن جائے یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک کہ تو ہمارے اوپر ایک ایسی تحریر نہ اتار لائے جسے ہم پڑھیں اے محمد ﷺ ان سے کہہ دیجیے پاک ہے میرا پروردگار تو بس ایک پیغام لانے والا انسان کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوں

تو ان کی اتنی لمبی چوڑی تقریر کے جواب میں بس مختصر سا جملہ مختصر سی بات کہ میں تو ایک پیغمبر ہوں اور میرا اس سے بڑھ کے کوئی اور کام نہیں میں ایک بشر رسول ہوں

تو جس نے ایمان لانا ہے وہ ایمان لائے جس نے نہیں ماننا وہ نہ مانے

رسول پاک ﷺ یا اللہ تعالیٰ کے لیے یہ مطالبے پورے کرنا مشکل تو نہ تھے لیکن اس سے پہلے دوسری قوموں نے کیا کیا بنی اسرائیل نے مطالبے مانگے جب ان کو وہ چیزیں دکھائی جاتی وہ نشانیاں دکھائی جاتی تو کہنے لگتے یہ تو کھلم کھلا جادو ہے. تو اس لیے لوگوں کی ہر بات ماننے کی اور پوری کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے.

آیت نمبر:94

* لوگوں کے سامنے جب کبھی ہدایت آئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کسی چیز نے نہیں روکا مگر ان کے اسی قول نے کہ کیا اللہ نے بشر کو ایک انسان کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا

آیت نمبر:95

* ان سے کہو اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم زمین آسمان سے تو ضرور آسمان سے کسی فرشتے ہی کو ان کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجتے۔

تو فرشتوں کی ہدایت کے لیے فرشتے آتے اور انسانوں کی ہدایت کے لیے انسان کو ہی پیغمبر بنا کے بھیجا گیا کیونکہ انسانوں کے لیے رول ماڈل انسان ہی ہو سکتا ہے

آیت نمبر:96

* اے محمد ﷺ ان سے کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان بس ایک اللہ کی گواہی کافی ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے خوب باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے

آیت نمبر:97

* جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہی میں ڈال دے تو اس کے سوا ایسے لوگوں کے لیے کوئی حامی و مددگار نہیں ہو سکتا ان لوگوں کو ہم قیامت کے روز اوندے منہ کھینچ لائیں گے اندھے، گونگے، اور

بہرے تو قیامت کے دن یہ سب اندھے گونگے بہرے ہوں گے لیکن جہنم میں جاتے ہی ان کی صلاحیتیں واپس آ جائیں گی وہاں چیخنے لگیں گے ان کا ٹھکانہ جہنم میں جب کبھی اس کی آگ دھیمی ہو گی ہم اسے مزید بھڑکا دیں گے

آیت نمبر:98

* یہ ہے بدلہ ان کی اس حرکت کا کہ اُنہوں نے ہماری آیات کے انکار کیا اور کہا کہ جب ہم صرف ہڈیاں اور خاک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو نئے سرے سے ہم کو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا

آیت نمبر:99

* کیا ان کو یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ جس خدا نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا وہ ان جیسوں کو پیدا کرنے کی ضرور قدرت رکھتا ہے اس نے ان کے حشر کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس کا آنا یقینی ہے مگر ظالموں کو اس سے انکار ہی ہے

آیت نمبر:100

* اے محمد ﷺ ان سے کہہ دیجیے اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے قبضے میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے اندیشے سے ضرور ان کو روک رکھتے

کیونکہ انسان کنجوس ہے شیطان اس کو مفلسی سے ڈراتا ہے

- واقعی انسان بڑا تنگ دل واقع ہوا ہے

آیت نمبر:101

* ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں عطا کی تھی جو واضح طور پر دکھائی دے رہی تھیں اب یہ تم خود بنی اسرائیل سے پوچھ لو کہ جب وہ نشانیاں سامنے آئیں تو فرعون نے یہی کہا تھا کہ اے موسیٰ میں سمجھتا ہوں تو ضرور ایک سحر زدہ آدمی ہے

آیت نمبر:102

* موسیٰ نے اس کے جواب میں کہا تو خوب جانتا ہے یہ بصیرت والی نشانیاں رب کی طرف سے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والا ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ اے فرعون تو ضرور ایک شامت زدہ آدمی ہے

آیت نمبر:103

* آخر کار فرعون نے ارادہ کیا کہ موسیٰ بنی اسرائیل کو زمین سے اکھاڑ پھینکے مگر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو اکٹھا غرق کر دیا

آیت نمبر:104

* اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ اب تم زمین میں بسو پھر جب آخرت کے وعدے کا وقت قریب آجائے تو ہم تم سب کو ضرور اپنے سامنے لا کھڑا کریں گے

آیت نمبر:105

* اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور حق کے ساتھ ہی یہ نازل ہوا ہے اور اے محمد ﷺ تمہیں ہم نے اس کے سوا اور کسی کام کے لیے نہیں بھیجا کہ ان کو خوشخبری دے دو اور ڈرا دو خبر دار کر دو

آیت نمبر:106

* اور اس قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے تا کہ تم ٹھہر ٹھہر کر اسے لوگوں کو سناؤ اور اسے ہم نے بتدریج اتارا ہے

آیت نمبر:107

* اے محمد ﷺ ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ تم اسے مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے اُنہیں جب یہ سنایا جاتا ہے تو وہ منہ کی بل سجدے میں گر پڑتے ہیں

آیت نمبر:108

* اور پکار اُٹھتے ہیں پاک ہے ہمارا رب اس کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا

آیت نمبر:109

* اور وہ منہ کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اسے سن کر ان کا خشوع اور زیادہ بڑھ جاتا ہے

* (آیت سجدہ)

دل جھک جاتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں وہ قرآن پڑھتے یا سنتے ہیں تو ان کے دل عاجزی اختیار کرتے ہیں جیسے نجاشی کے ساتھ ہوا تھا کہ جیسے ہی اُنہوں نے سورت مریم کی آیات سنی تو عاجزی سے جھک گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

آیت نمبر:110

* اے نبی ﷺ ان سے کہہ دیجیے اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو اس کے لیے سب اچھے ہی نام ہیں اور اپنی نماز نہ تو بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو نہ بہت پست آواز سے ان دونوں کے درمیان اوسط درجے کا لہجہ اختیار کرو

اعتدال کا راستہ اللہ کو پسند ہے

آیت نمبر:111

• اور کہہ دیجیے تعریف ہے اس خدا کے لیے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا نہ کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا مددگار ہو اور اس کی بڑائی بیان کرو کمال درجے کی بڑائی

سورت بنی اسرائیل مکمل ہوئی۔۔۔

سورہ کہف

اب سورت کہف آ گئے ہے۔ سورۃ کہف یہ جو سورت ہے یہ نور دینے والی سورت ہے دنیا اور آخرت میں نور دینے والی ہے

* رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس نے اس سورت کی ایسی تلاوت کی جیسی تلاوت کا حق ہے تو قیامت کے دن یہ سورت اس کے لیے مکہ سے لے کے اس کی جائے پناہ تک نور کا سبب بنے گی

اسی طرح جو شخص جمعہ کے دن یہ سورت پڑھتا ہے تو یہ سورت دو جمعوں کے درمیان اس کے لیے نور بن جاتی ہے دنیا میں.

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورت کی ابتدائی 10 آیات کو حفظ کر لیں وہ فتنے دجال سے محفوظ رہے گا۔

حالانکہ آدم علیہ السلام سے لے کے قیامت کے آنے تک فتنے دجال سے بڑھ کے کوئی فتنہ نہیں ہے تو اتنے بڑے فتنے کے لیے اس سورت کی 10 آیات کافی ہیں۔

شروع کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:1

* تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے نہ کوئی کجی ہے۔

آیت نمبر:2

* ٹھیک ٹھیک سیدھی بات کہنے والی کتاب تاکہ وہ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے خبردار کر دے اور ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے دے کہ ان کے لیے اچھا اجر ہے۔

آیت نمبر:3

* جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آیت نمبر:4

* اور ان لوگوں کو ڈرادے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے۔

آیت نمبر:5

* اس بات کا نہ انہیں کوئی علم ہے اور نہ ان کی باپ دادا کو تھا بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ وہ محض جھوٹ بولتے ہیں۔

آیت نمبر:6

* اچھا تو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاید کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کھو دینے والے ہو اگر یہ اس تعلیم پر ایمان نہ لائے۔

تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غم کیا تھا؟؟

کہ زمین کا ہر بندہ ہدایت قبول کرے ہر بندہ جہنم کی آگ سے بچ جائے۔

آیت نمبر:7

* واقعہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ سر و سامان زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے تا کہ ان لوگوں کو آزمائیں ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔

تو زمین کے اوپر جو کچھ ہے اس میں اٹریکشن تو بہت زیادہ ہے لیکن وہ دراصل آزمائش ہے کہ کون ان نعمتوں کے ملنے پہ اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ کو پہچانتا ہے اور کون زمین کی زینت میں ہی گم ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر:8

* آخر کار اس سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔

آیت نمبر:9

* کیا تم سمجھتے ہو کہ غار اور کتبے والے ہماری کوئی بڑی عجیب نشانیوں میں سے تھے؟

یہاں پہ اب کچھ نوجوانوں کا قصہ ہے جو ایمان لائے اور پھر انہوں نے اپنے علاقے سے ہجرت کر لی کیونکہ ان کی قوم اور بادشاہ مشرک تھے اور بادشاہ شرک کی دعوت دیا کرتا تھا تو یہ اپنا ایمان بچانے کے لیے وہاں سے نکل پڑے تو اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایسی جگہ پہ جہاں پہ ایمان خطرے میں ہو وہاں پہ رہنا درست نہیں ہے وہاں سے ہجرت کر جانی چاہیے

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے نزدیک انسان اپنا دین اور ایمان بچانے کے لیے پہاڑوں کا رخ اختیار کر لے گا تا کہ اس کا دین بچ

یہ حدیث کا مفہوم ہے۔

کیونکہ دین بچانا بہت ضروری ہے۔

* کیا تم سمجھتے ہو کہ گھر اور کتبے والے ہماری کوئی بڑی عجیب نشانیوں میں سے تھے؟

آیت نمبر:10

* جب وہ چند نوجوان غار میں پناہ گزین ہوئے اور انہوں نے کہا اے اللہ ہم کو اپنی خاص رحمت سے نواز اور ہمارا معاملہ درست کر دے۔

آیت نمبر:11

* تو ہم نے انہیں اسی غار میں تھپک کر کئی سالوں کے لیے گہری نیند سلا دیا۔

آیت نمبر:12

* پھر ہم نے انہیں اٹھایا تا کہ دیکھیں ان کے دو گروہوں میں سے کون اپنی مدت قیام کا ٹھیک شمار کرتا ہے۔

آیت نمبر:13

* ہم ان کا سچا قصہ آپ کو سناتے ہیں وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی۔

یعنی زیادہ ہدایت دے دی۔

آیت نمبر:14

* ہم نے ان کے دل اس وقت مضبوط کر دیے جب وہ اٹھ کھڑے ہو کر اعلان کر رہے تھے کہ ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمان وزمین کا رب ہے ہم اسے چھوڑ کر کسی معبود کو نہیں پکاریں گے اگر ہم ایسا کریں تو یہ تو بہت افضل سے دور بات کریں گے۔

آیت نمبر:15

* پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کے سے کہا یہ ہماری قوم تو رب کائنات کو چھوڑ کر دوسرے خدا بنا بیٹھی ہے یہ لوگ ان کے معبود ہونے پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے آخر اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے ؟

آیت نمبر:16

* اب جب کہ تم ان سے اور ان کے معبودوں سے بے تعلق ہو چکے ہو تو چلو اب فلاں غار میں چل کر پناہ لے لو۔

کسی دوسرے ملک شہر میں نہیں جا سکتے تھے اس لیے غار میں پناہ لے لی۔

* تمہارے رب تم پر اپنی رحمت کا دامن وسیع کرے گا۔ اور تمہارے کام کے لیے <سر و سامان مہیا کر دے گا۔

آیت نمبر:17

* تم انہیں غار میں دیکھتے تو تمہیں یوں محسوس ہوتا کہ سورج جب نکلتا ہے تو ان کے غار کو چھوڑ کر دائیں جانب چڑھ جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے ان سے بچ کر بائیں جانب اتر جاتا ہے (یعنی ان کے اوپر براہ راست نہیں آتا) اور وہ غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں پڑے ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے اللہ بھٹکا دے اس کے لیے تم کوئی ولی نہیں پا سکتے۔

آیت نمبر:18

* تم انہیں دیکھ کر سمجھتے ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے تھے ہم انہیں دائیں بائیں کروٹ دلواتے رہتے تھے اور ان کا کتا غار کے کنارے پر ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا اگر تم کہیں جھانک کر انہیں دیکھتے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور تم پر ان کے نظارے سے دہشت طاری ہو جاتی۔

آیت نمبر:19

* اور اسی عجیب کرشمے میں سے ہم نے انہیں اٹھا بٹھایا تاکہ ذرا آپس میں پوچھ گچھ کریں کہ کتنے سال رہے ان میں سے ایک نے پوچھا کہو کتنی دیر اس حالت میں رہے؟

تو جیسے بہت گہری نیند سے جاگے تو سمجھ نہیں آتی نا کہ کتنی دیر تک سوئے رہے ہیں وہی کیفیت ان کی تھی کہا جاتا ہے کہ 309 سال کے بعد وہ اٹھے تھے

* دوسروں نے کہا شاید دن بھر یا اس سے کچھ کم رہے ہوں گے پھر وہ بولے اللہ ہی بہتر جانتا کہ ہمارا کتنا وقت اسی حالت میں گزرا چلو اب اپنے میں سے کسی کو چاندی کا یا سکہ دے کر شہر بھیجو اور وہ دیکھے کہ سب سے اچھا پاکیزہ کھانا

کہاں ملتا ہے وہاں سے وہ کچھ کھانے کے لیے لائے اور چاہیے کہ ذرا ہوشیاری سے کام لے ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کو ہمارے یہاں ہونے سے خبر دار کر بیٹھے.

آیت نمبر:20

* اگر کہیں ان لوگوں کا ہاتھ ہم پر پڑ گیا تو بس سنگسار ہی کر ڈالیں گے یا پھر زبردستی ہمیں اپنی ملت میں واپس لے جائیں گے اور اگر ایسا ہوا تو ہم کبھی فلاح نہ پا سکیں گے۔

آیت نمبر:21

* اس طرح ہم نے اہل شہر کو ان کے حال پر خبر دے دی تا کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت کی گھڑی بے شک آ کر رہے گی مگر ذرا خیال کرو کہ اس وقت جب آپس میں وہ اس بات پر جھگڑ رہے تھے کہ ان اصحاب کہف کے ساتھ کیا کیا جائے ؟ تو کچھ لوگوں نے کہا ان پر ایک دیوار چن دو ان کا رب بھی ان کے معاملے کو بہتر جانتا ہے مگر جو لوگ ان کے معاملات پر غالب تھے انہوں نے کہا ہم تو ان پر ایک عبادت گاہ بنائیں گے۔

توجب یہ لوگ فوت ہو گئے تو پھر یہ جھگڑنے لگے کہ اب کیا کیا جائے تو کچھ کہنے لگے کہ ان کی قبروں پہ عبادت گاہ بنا لیں۔حالانکہ قبروں کو مسجد بنانا درست نہیں ہے۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبر دار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

* اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے یہود و نصاریٰ پر انہوں نے اپنی انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔

آیت نمبر:22

* کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ دوسرے کہہ دیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا یہ سب بے تکی باتیں ہیں کچھ اور لوگ کہتے ہیں کہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا کہو، میرا رب بھی بہتر جانتا ہے

کہ وہ کتنے تھے کم ہی لوگ ان کی صحیح تعداد جانتے ہیں پس تم سرسری بات سے بڑھ کر ان کی تعداد کے معاملے میں لوگوں سے بحث نہ کرو اور نہ ہی ان کے متعلق کسی سے پوچھو۔

آیت نمبر:23

* اور دیکھو کسی چیز کے بارے میں کبھی یہ نہ کہا کرو کہ میں کل یہ کام کردوں گا۔

آیت نمبر:24

* تم کچھ نہیں کرسکتے۔ سوائے اس کے کہ اللہ چاہے اگر بھولے سے ایسی بات زبان سے نکل جائے تو فوراً اپنے رب کو یاد کرو اور کہو امید ہے کہ میرا رب اس معاملے میں ہدایت سے قریب تر بات کی طرف میری رہنمائی فرمادے گا۔

آیت نمبر:25

* اور وہ غار میں 300 سال رہے اور نو سال اور بڑھ گئے ہیں۔

آیت نمبر:26

* تم کہو، اللہ ان کے قیام کی مدت خوب جانتا ہے آسمان وزمین کے سب پوشیدہ احوال اسی کو معلوم ہیں، کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا! زمین اور آسمانوں کی مخلوقات کا کوئی خبر گیر اس کے سوا نہیں اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

آیت نمبر:27

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے رب کی کتابوں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے سنادو کوئی اس کے ارشادات کو بدل دینے کی طاقت نہیں رکھتا اور اس سے بچ کر بھاگنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہیں پاؤ گے اگر کوئی اس میں ردل بدل کرنا چاہے گا تو۔

آیت نمبر:28

* اور اپنے دل کو ان لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلبگار بن کر صبح وشام اللہ کو پکارتے ہیں تو اپنے آپ کو اللہ کے بندوں کے قریب کرو اپنے ان بندوں کے قریب کرو جنہوں نے اللہ کے رستے میں قربانیاں دی ہیں اور ان سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہشات نفس کی پیروی اختیار کرلی ہے اور جس کا طریق کار افراط و تفریط پر مبنی ہے۔

آیت نمبر:29

* صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے جس کے جی چاہے انکار کر دے ہم نے انکار کرنے والے ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپٹیں انہیں گھیرے میں لے چکی ہیں وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ

آیت نمبر:30

* رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کریں تو یقیناً ہم نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔

آیت نمبر:31

* ان کے لیے سدا بہار جنتیں باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز لباس پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے بہترین اجر اور اعلی درجے کی جائے پناہ جائے قیام۔

کیا یہ خوبصورت مقام ہو گئے ان لوگوں کا، ان کی کیا ہی خوش قسمتی۔

آیت نمبر:32

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے ایک مثال پیش کیجئے دو شخص تھے ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دیے اور ان کی گرد کھجور کے درختوں کی باڑ لگائی اور ان کے درمیان کاشت کی زمین رکھی۔

آیت نمبر:33

* دونوں باغ خوب پھلے پھولے اور بار آور ہونے میں انہوں نے ذرا سی کسر بھی نہ چھوڑی ان باغوں کے اندر ہم نے ایک نہر جاری کر دی۔

آیت نمبر:34

* اور اسے خوب نفع حاصل ہوا یہ کچھ پا کر ایک دن وہ اپنے ہمسائے سے بات کرتے ہوئے کہنے لگا میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اور تجھ سے زیادہ طاقتور نفری رکھتا ہوں۔

غرور کرنے لگا کہ لوگ میرے بہت قریب ہیں۔

آیت نمبر:35

* پھر وہ اپنی جنت میں داخل ہوا (یعنی اپنے باغ میں) اور اپنے نفس کے حق میں ظالم بن کے کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ دولت کبھی فنا ہو جائے گی۔

آیت نمبر:36

* اور مجھے توقع نہیں کہ قیامت کی گھڑی آ کے رہی گی۔

تو جب دنیا زیادہ ملے تو انسان قیامت کے انکاری ہو ہی جاتا ہے دنیا ایسے فریب دیتی ہے۔

* کہ ہم اگر کبھی مجھے اپنے رب کے حضور پلٹایا بھی گیا تو ضرور اس سے بھی زیادہ شاندار جگہ پاؤں گا۔

آیت نمبر:37

* اس کے ہمسائے نے گفتگو کرتے ہوئے اسے کہا کیا تم کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور تجھے پورا ایک زندہ آدمی بنا کھڑا کیا؟

آیت نمبر:38

* رہا میں، تو میرا رب تو وہی اللہ ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

آیت نمبر:39

* اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ کیوں نہ نکلا کہ ماشاءاللہ، لا قوۃ الا باللہ؟

کیونکہ مومن اپنی ہر نعمت کو اللہ کی دین سمجھتا ہو اس کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ لیکن فاجر گنہگار سمجھتے ہیں کہ یہ اس کی اپنی محنتوں کا بدلہ ہے تو نعمت دیکھ کے کیا کہنا چاہیے ماشاءاللہ لا قوۃ الا باللہ

* اگر تم مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر پا رہا ہے۔

آیت نمبر:40

* تو بعید نہیں کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا فرما دے اور تیرے باپ پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے جس سے وہ صاف میدان بن کر رہ جائے۔

آیت نمبر:41

* یا اس کا پانی زمین میں اتر جائے اور پھر تو اسے کسی طرح نہ نکال سکے۔

آیت نمبر:42

* آخر کار ہوا یہ کہ اس کا سارا ثمرہ مارا گیا سارا پھل جل گیا اور وہ اپنے انگوروں کے باغوں کو ٹیٹوں پر الٹا پڑا دیکھ کر اپنی لگائی ہوئی لاگت پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور کہنے لگا "کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوتا

آیت نمبر:43

* نہ ہوا اللہ کو چھوڑ کر اس کے پاس کوئی جتھا کہ اس کی مدد کرتا اور نہ کر سکتا وہ آپ ہی اس آفت کا مقابلہ۔

آیت نمبر:44

* اس وقت معلوم ہوا کہ کارسازی کا مکمل اختیار صرف اللہ کے پاس ہے وہی ہر انعام بخشنے والا ہے اور اسی کے پاس بہترین انجام ہے۔

آیت نمبر:45

* اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دنیا کی زندگی کی حقیقت اس مثال سے سمجھاؤ کہ آج ہم نے آسمان سے پانی برسادیا تو زمین کی فصل خوب گھنی ہوگی اور کل وہی نباتات بھس بن کر رہ گئی جس سے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

آیت نمبر:46

* یہ مال اور اولاد محض دنیاوی زندگی کی آرائش ہے اور اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی ہیں جو آپ کے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہے۔

کہا جاتا ہے یہاں نیکیوں سے مراد بیٹیاں ہیں کہ بیٹیاں زیادہ بہتر ہیں۔

* اور انہی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔

آیت نمبر:47

* فکر اس دن کی ہونی چاہیے جبکہ ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو بالکل ہموار چٹیل پاؤ گے اور ہم تمام انسانوں کو اسی طرح گھیر کر جمع کریں گے کہ ان میں سے ایک بھی نہ چھوٹے گا۔

آیت نمبر:48

* اور سب کے سب تمہارے رب کے حضور صف در صف پیش کیے جائیں گے۔ لوگ دیکھ لو، آ گئے ہو نا تم ہمارے پاس اسی طرح جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا ہم نے تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا مقرر وقت رکھا ہی نہیں ہے۔

قیامت کا دن تو مقرر تھا۔

آیت نمبر:49

* اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتاب زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہیں اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری بدبختی یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت اس نے نہ چھوڑی سب کچھ ہی لکھ ڈالا جو جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنی کتاب میں حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ذرا برابر ظلم نہ کرے گا۔

آیت نمبر:50

* اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نہ کیا وہ جنوں میں سے تھا اس لیے اپنے رب کے حکم کی اطاعت سے نکل گیا اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں بڑا ہی برا بدل ہے جس سے ظالم لوگ اختیار کر رہے ہیں۔

آیت نمبر:51

* میں نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کرتے وقت ان کو نہیں بلایا تھا اور نہ خود ان کی اپنی تخلیق میں انہیں شریک کیا تھا میرا یہ کام نہیں ہے کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بناؤں۔

آیت نمبر:52

* پھر کیا کریں گے یہ لوگ اس روز جبکہ ان کا رب ان سے کہے گا کہ پکارو ان ہستیوں کو جنہیں تم میرا شریک سمجھتے تھے یہ انہیں پکاریں گے مگر وہ ان کی مدد کو نہیں آئیں گے نہ ہی جواب دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہی ہلاکت کا گڑا مشترک کر دیں گے کوئی اس دن کسی کے کام نہیں آئے گا۔

آیت نمبر:53

* سارے مجرم اس روز آگ دیکھیں گے اور سمجھ لیں گے کہ اب انہیں اس میں گرنا ہے اور وہ اس سے بچنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہ پائیں گے۔

آیت نمبر:54

* ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے۔
بحث کرتا ہے چھوٹے چھوٹے نقطے نکالتا رہتا ہے۔

آیت نمبر:55

* ان کے سامنے جب ہدایت آئی تو اسے ماننے اور اپنے رب کی حضور معافی چاہنے سے آخر ان کو کس چیز نے روکا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ منتظر ہیں کہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جو پچھلی قوموں کے ساتھ ہو چکا یا یہ کہ وہ عذاب کو سامنے آتا دیکھ لیں!

عذاب کو تو مانگتے رہتے ہیں۔

آیت نمبر:56

* رسولوں کو ہم اس کام کے سوا اور کسی غرض کے لیے نہیں بھیجتے کہ وہ بشارت اور ڈراوے کی خدمت انجام دے مگر کافروں کا حال یہ ہے کہ وہ باطل کے ہتھیار لے کر یا حق کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہوں نے میری آیات کو اور ان تنبیہات کو جو انہیں کی گئی تھی مذاق بنالیا ہے۔

آیت نمبر:57

* اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جس سے اس کی رب کی آیات پڑھ کر سنائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر لے اصلاح نہ کرے عمل نہ کرے بلکہ منہ پھیر لے اور اس برے انجام کو بھول جائے جس کا سر و سامان اس نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا ہے جن لوگوں نے یہ روش اختیار کی ان کے دلوں پر ہم نے غلاف چڑھا دیے جو انہیں قرآن کی بات سمجھنے نہیں دیتے اور ان کے کانوں میں بوجھ پڑ گیا ہے تم انہیں ہدایت کی طرف کتنا ہی بلاؤ وہ اس حالت میں کبھی ہدایت کی طرف نہ آئیں گے۔

آیت نمبر:58

* تیرا رب بڑا غفور الرحیم ہے وہ ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی گرفت کر سکتا تھا جلدی عذاب بھیج سکتا تھا مگر ان کے لیے وعدے کا ایک وقت مقرر ہے اور اس سے بچ کر بھاگ نکلنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

آیت نمبر:59

* یہ عذاب رسید بستیاں تمہارے سامنے موجود ہیں انہوں نے جب ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان میں سے ہر ایک کی ہلاکت کے لیے ایک وقت ہم نے مقرر کر رکھا ہے۔

آیت نمبر:60

* ذرا ان کو وہ قصہ تو سناؤ جو موسی کو پیش آیا تھا۔

اب یہاں پہ موسی علیہ السلام کا علم حاصل کرنے کا قصہ ہوا، کچھ یوں تھ کہ کسی نے موسی علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ سے بڑھ کے بھی کوئی عالم ہے تو انہوں نے کہا میں نہیں جانتا یعنی مراد یہ تھی کہ یعنی میں ہی بڑا عالم ہوں جس پہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ فلاں بستی میں جا کے فلاں سے ملو یعنی خضر علیہ السلام سے اور ان سے مزید علم حاصل کرو اس لیے یہ بات بھی پتہ چلتی ہے کہ ہر عالم سے بڑا بھی ایک عالم موجود ہوتا ہے اور خود اللہ تعالیٰ کی ذات تو سب سے بڑی عالم ہے۔

دوسری بات یہ کہ علم کے لیے سفر اختیار کرنا چاہیے علم کے حصول کے لیے سفر اختیار کرنا بہت ہی زیادہ پسندیدہ ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک حدیث سیکھنے کی خاطر مہینے بھر کا سفر کیا تھا۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی حصول کے رستے پہ چلتا ہے اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔

اور پھر دعا تو ہے ہی، رب زدنی علما اے اللہ تعالیٰ میرے علم میں اضافہ فرما۔

قبر تک موت تک علم میں اضافہ کرتے رہنا چاہیے

* موسی علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا تھا یوشع بن نون وہ ان کے خادم سے ان سے کہا کہ میں اپنا سفر ختم نہ کروں گا جب تک یہ دونوں دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤ ورنہ میں ایک زمانہ دراز تک چلتے ہی رہوں گا۔

ان کو کہا گیا تھا کہ خضر آپ کو وہاں پر ملیں گے جہاں پہ ایک مچھلی نشانی کے طور پر دی گئی تھی کہ یہ مچھلی جہاں پہ زندہ ہو کے پانی میں چلی جائے گی وہاں پہ خضر علیہ السلام آپ کو ملیں گے تو یہ اس مقام تک انہوں نے چلتے چلتے جانا تھا وہاں پہ پہنچنا تھا۔

آیت نمبر:61

* بس جب وہ ان کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی سے غافل ہو گئے۔

مچھلی سے غافل کیسے ہو گئے؟ موسی علیہ السلام سو گئے اور جو ان کے خادم تھے یوشہ بن نون وہ ان کو بتانا بھول گئے کہ یہاں پہ مچھلی زندہ ہو کے تو پانی میں چلی گئی تھی۔

* پر جب وہ ان کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی سے غافل ہو گئے اور وہ نکل کر اس طرح دریا میں چلی گئی جیسے کہ کوئی سرنگ لگی ہو۔

آیت نمبر:62

* آگے جا کر موسی نے اپنے خادم سے کہا لاو ہمارا ناشتہ، آج کے سفر میں تو ہم بری طرح تھک گئے ہیں۔

آیت نمبر:63

* خادم نے کہا آپ نے دیکھا! یہ کیا ہوا؟ جب ہم اس چٹان کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس وقت مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا اس شیطان نے مجھ سے ایسا غافل کر دیا کہ میں اس کا ذکر آپ ہی کرنا بھول گیا میں مچھلی تو عجیب طریقے سے نکل کر دریا میں چلی گئی۔

آیت نمبر:64

* موسی نے کہا اسی مقام کی تو ہمیں تلاش تھی چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش قدم پر پھر واپس ہوئے۔

آیت نمبر:65

* اور وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنی طرف سے خاص علم عطا کیا تھا۔

آیت نمبر:66

* موسی نے ان سے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ تا کہ آپ مجھے بھی اس دانش کی تعلیم دیں جو آپ کو سکھائی گئی ہے؟

آیت نمبر:67

* اس پر انہوں نے جواب دیا آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔

علم حاصل کرنے کے لیے صبر بہت ضروری ہے۔

آیت نمبر:68

* اور جس چیز کی آپ کو خبر نہ ہو آخر اس پر صبر کریں گے بھی کیسے۔

آیت نمبر:69

* موسی علیہ السلام نے کہا "ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موسی علیہ السلام علم کے لیے بہت زیادہ exited تھے۔

* ہمیں کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

ایک اور چیز پتہ چل رہی ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے جو شاگرد ہے طالب علم ہے اس کو استاد کے پاس جانا ہوتا ہے۔

آیت نمبر:70

* اس نے کہا کہ اچھا اگر آپ میرے ساتھ چلتے ہیں تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھیں جب تک کہ میں خود اس کا آپ سے ذکر نہ کر دوں۔

آیت نمبر:71

* اب وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ایک کشتی میں سوار ہو گئے تو اس شخص نے (یعنی خضر علیہ السلام نے) کشتی میں شگاف ڈال دیا موسی نے کہا شگاف ڈال دیا تا کہ سب کشتی والوں کو ڈبو دیں؟ یہ تو آپ نے بڑی عجیب حرکت کر ڈالی۔

آیت نمبر:72

* خضر نے کہا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے ؟

آیت نمبر:73

* موسی علیہ السلام نے کہا" بھول چوک پر مجھے نہ پکڑیے اور میرے معاملے میں ذرا سختی سے کام نہ لیجئے"

آیت نمبر:74

* پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ان کو ایک لڑکا ملا اور اس شخص نے اسے قتل کر دیا موسی علیہ السلام نے کہا آپ نے ایک بے گناہ کی جان لے لی حالانکہ اس نے کسی کا خون نہ کیا تھا یہ کام تو آپ نے بڑا ہی عجیب اور برا کیا۔

تو اب اس قصے کا جو بقیہ حصہ ہے وہ اگلے پارے میں دیکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا علم عطا فرمائے کہ جو قیامت کے دن ہمارے لیے نفع بخش ہو اور ہمیں دنیا میں عمل کرنے والا بنائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد لا اله الا انت نستغفرك واتوب عليه

السلام عليكم ورحمته الله وبركاته

اس تفسیر کا زیادہ تر میٹریل:

تفہیم القرآن

تفسیر ابن کثیر

ڈاکٹر اسرار احمد کی آڈیوز

اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو تفسیر سے لیا گیا ہے

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔